وغیرہ پیش خدمت ہیں۔ ان دلائل کا محققانہ تجزیہ فرما کر مدلل جواب مرحمت فرمائیے۔

"واقعہ آدم: طبرانی نے معجم صغیر میں، حاکم، ابونعیم اور بیہقی نے حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ سے روایت کیا ہے۔ امام قسطلانی نے المواہب میں، محدث ابن جوزی نے اپنی کتاب 'الوفا باحوال المصطفی' کے پہلے باب میں انہیں جمع کیا ہے۔ مولانا اشرف علی نے 'نشر الطیب' کی دوسری فصل کا آغاز انہی احادیث کے بیان سے شروع کیا ہے۔ حضرت میسرہؓ سے مروی ہے کہ حضورؐ کا ارشاد ہے "واستشفعا باسمي إليه" آدم وحوا نے اللہ کے حضور میرے نام کا وسیلہ پیش کیا۔ (الوفا)

حضرت امام باقر والی حدیث (تفسیر درمنثور) علامہ ابن تیمیہؒ (فتاویٰ ابن تیمیہ) نزہتہ الخواطر الغاترنی (ملا علی قاری: صفحہ ۴۱) اور حضرت غوث اعظم کا یہ قول بھی نقل فرمایا ہے:

"جو کوئی رنج وغم میں مجھ سے مدد مانگے، اس کا رنج وغم دور ہوگا اور جو سختی کے وقت میرا نام لے کر مجھے پکارے تو شدت رفع ہوگی اور جو کسی حاجت میں ربّ کی طرف مجھے وسیلہ بنائے گا، اس کی حاجت پوری ہوگی۔" (محمد احسان الحق، نادر آباد، لاہور کینٹ)

جواب: حضرت آدم علیہ السلام سے خطا سرزد ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرمایا۔ قرآن مجید اور احادیثِ صحیحہ پر غور کرنے سے بخوبی واضح ہوتا ہے کہ ان کی غلطی استغفار وتوبہ کی وجہ سے معاف ہوئی نہ کہ رسول اللہ ﷺ کی ذات کو وسیلہ بنانے سے، قرآن میں ہے: ﴿فَتَلَقّٰى آدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ﴾ "حضرت آدم نے اپنے ربّ سے چند کلمات سیکھے تو اللہ نے ان کی توبہ قبول کی" قرآن کریم میں ایک دوسرے مقام پر ہے کہ آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے یہ کلمات سیکھے تھے:

﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ﴾

"ان دونوں نے کہا: اے ہمارے ربّ! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور تو نے ہم کو نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم نقصان اٹھانے والوں میں ہوں گے۔" (الاعراف: ۲۳)

اس سے معلوم ہوا کہ آدم وحوا نے اپنی خطا اور گناہ کے اعتراف کو وسیلہ بنا کر اللہ تعالیٰ کی جناب میں توبہ کی۔ اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمائی کیونکہ وہ تواب اور رحیم ہے، یہی قرآن کی شہادت ہے۔

مذکورہ بالا روایت کی سند میں راوی عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم پر محدثین نے کلام کیا ہے کہ وہ ضعیف ہیں۔ خود حاکم نے اپنی کتاب الضعفاء میں ان کو ضعیف قرار دیا ہے۔ علامہ ابن تیمیہ نے اس پر تعجب کیا ہے کہ حاکم نے اس روایت کو کیسے نقل کر دیا اور کتاب المدخل میں انہوں نے تصریح کی ہے کہ عبدالرحمٰن اپنے والد موضوع احادیث کی روایت کرتے تھے۔

علامہ ابن تیمیہ کا بیان ہے کہ عبدالرحمٰن بن زید بالاتفاق ضعیف ہے، کثرت سے غلطیاں کرتا ہے۔ امام احمد، ابوزرعہ، ابوحاتم، نسائی اور دارقطنی وغیرہ سب نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ